OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی: قرآنیات سے متعلق تصانیف کا تعارفی مطالعہ

Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī: An Introductory Study of Writings on Qur'ānic Sciences

Dr. Abdul Ghaffar Madani
Assistant Professor, Shaheed Benazir Bhutto University, Sanghar Campus
Khawaja Arshid Ali
Research scholar, University of Karachi
Ghulam Abbas
Research scholar, University of Karachi

Abstract

Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī (1692- 1761) was one of the eminent Islamic scholars, authors, jurists, interpreters of Quran and Ḥadīth from Sindh. His expertise in various branches of Islamic knowledge is matchless. He made a great contribution toward understanding and interpreting Quran, Ḥadīth and *Fiqh*. He wrote approximately 350 books and booklets on various topics of Islamic sciences. His books are filled with precious Knowledge of Quran, *Ḥadīth* and *Fiqh*. He has also produced great work in the field of Qur'ānic studies and wrote *tafsīr* in Arabic and Sindhi languages which is known as *al-Tafsīr al-Hāshmī* and *Tafsīr-i-Hāshmī*. This article presents an introductory study of his works on Qur'ānic sciences. It explores that Thattvī, has provided precious literal and exegetical meanings of Qur'ānic words. He interpreted the Quran with the help of Quran, ḥadīth and sayings of Prophet's companions.

Key Words: *Makhdoom Muhammad Hāshim Thathvī,* works, Arabic, Sindhi, Tafsīr

CC BY

تمہید

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید اللہ سبحانہ وتعالی کی عظیم ترین نعمت وزندہ جاوید معجزہ ہے، یہ بلند رتبہ کتاب جملہ انسانیت کے لیے رشد وہدایت کا انمول سرچشمہ ہے۔ یہ مقدس کتاب علوم ومعانی کا ایک ایسا بحر بے کراں ہے، جس کے علوم ومعارف، معانی ومفاہیم کی کوئی انتہا ہی نہیں، اس عظیم کتاب کی گرہ کشائی وغواصی پہلی وحی کے بعد سے جاری ہے، ہزار ہا ہزار صفحات لکھنے کے باوجود مفسرین کرام اس کی وسعتوں کو سمیٹنے سے عاجز نظر آتے ہیں۔ بہت سے مفسرین ونکتہ رس اس کے ذریعے آفاق وکہکشاں کی پنہائیوں میں موجود سربستہ راز واسرار کو کھولنے کی اپنی سی کوشش کرتے رہے، مگر قرآن مجید علوم ومعارف کا ایسا بحر ناپیدا کنار ہے جو ہر روز لامتناہی معلومات ومعرفت سے غور وخوض کرنے والوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ ہر دور میں اپنی اپنی بساط کے مطابق اہل علم قرآن کریم کی غواصی کرتے ہوئے قیمتی جواہرات وانمول موتی برآمد کرتے رہے مگر اس کے باوجود اس کی بے پناہ وسعت وعمیق گہرائی کو پانے سے قاصر رہے۔ قرآن مجید علوم ومعارف کا کس قدر عظیم خزانہ ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۷ آیات پر مشتمل مختصر سورہ فاتحہ کے بارے میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا مشہور قول علامہ جلال الدین سیوطی نے نقل کیا ہے: اگر میں سورہ فاتحہ کی تفسیر کروں تو ستر اونٹ بھر دوں۔[1] قرآنی علوم اس قدر وسیع ہیں کہ مولانا احمد رضا خان نے "میزان شریعۃ الکبریٰ" کے حوالے سے نقل کیا کہ عبدالوہاب شعرانی نے "الجواہر المصون فی علوم کتاب اللہ المکنون" میں تین ہزار علوم قرآن ذکر کیے ہیں۔[2] مطلب یہ کہ قرآن کریم علوم ومعارف کا ایسا گنجینہ ہے جس سے عوام وخواص ہر دور میں مستفید ہو کر رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے مگر اس کے علوم ومعارف ختم نہیں ہوں گے۔

سندھ برصغیر کا وہ خطہ ہے جس کو باب الاسلام ہونے کی سعادت ملی اور برصغیر میں اسلام کی تابانی سے اولیں یہ حصہ بقعہ نور بنا تھا، اسلامی دور حکومت میں جہاں سندھ میں دیگر اسلامی علوم وفنون کو ترویج حاصل ہوئی وہیں سندھ میں قرآنی علوم نے خوب وسعت پائی، کسی زبان میں قرآن مجید کے پہلے ترجمے کا شرف بھی سندھی زبان کو حاصل ہوا تھا، اس ترجمے کے بارے میں صاحب "عجائب الہند" بزرگ بن شہریار کے حوالے سے مولانا غلام مصطفی قاسمی رقم طراز ہیں: 270ھ میں ایک ہندو راجہ کی فرمایش پر ایک عراقی عالم نے سندھی زبان میں قرآن کریم کے بعض اجزا کا ترجمہ وتفسیر کی تھی۔ اس کے علاوہ بعض محققین کے نزدیک برصغیر میں پورے قرآن کریم کا سب سے پہلے سندھی زبان میں ترجمہ ہوا تھا۔[3] سندھ میں علوم قرآن سے شغف رکھنے والے علمائے کرام میں متبحر مفسر ومحدث، عظیم المرتبت عالم وبلند پایہ مصنف شیخ الاسلام مخدوم ہاشم ٹھٹوی بن عبدالغفور بھی تھے، آپ سندھ کے قدیم علمی وادبی مرکز ٹھٹہ کے قصبے بٹھوڑو میں سنہ 1104ھ میں پیدا ہوئے۔[4] ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی، مزید حصول تعلیم کے لیے ٹھٹہ گئے، جہاں ضیاء الدین ٹھٹوی (متوفی 1171ھ) اور بہت سے نامور اساتذہ کرام کے پاس صرف 9 سال کی عمر میں علوم متداولہ کی تکمیل کر کے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف سے وابستہ ہو گئے, اور اپنی وفات 1174ھ تک مسلسل 61 سال تک دینی وعلمی خدمات سے ایک عالم کو روشناس کرتے رہے، عربی، فارسی اور سندھی میں مختلف علوم وفنون پر ساڑھے تین سو تک تصانیف وتالیفات آپ سے منسوب ہیں۔[5] مخدوم ہاشم ٹھٹوی کی کتاب "اتحاف الاکابر" میں تصانیف کی جو فہرست نقل کی گئی ہے وہ 115 کتب ورسائل پر مشتمل ہے۔[6] "اتحاف الاکابر" کو تحریر کرتے وقت آپ عمر 32 سال تھی، اس کے بعد بھی مخدوم صاحب 38 سال تک بقید حیات رہے تو غالب گمان ہے کہ آپ کے اشہب قلم نے بہت وقیع علمی معلومات سے مزین کتب ورسائل سے ایک عالم کو فیضیاب کیا ہو گا۔ مخدوم صاحب کی کتب ورسائل کے

حوالے سے ڈاکٹر عبدالرسول قادری نے لکھا کہ 164 کتب کے نام دستیاب ہو سکے۔[7] جب کہ کے بہت سی نایاب و انمول تحریرات زمانے کی دست وبرد سے محفوظ نہ رہ سکیں، صرف 100 کے قریب کتب ورسائل دنیا کے مختلف مکتبوں میں موجود ہیں جن میں سے 60 کے قریب کتب ورسائل پاک وہند اور عرب کے نامور مکتبوں سے شائع ہو کر تشنگان علم کی پیاس بجھا رہی ہیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ دنیا کی مختلف مشہور جامعات میں مخدوم ہاشم ٹھٹوی کی کتب و علمی خدمات پر 10 سے زائد پی ایچ ڈی اور ایم فل کے مقالات تحریر کیے جا چکے ہیں۔

شیخ الاسلام ہاشم ٹھٹوی کا شمار سندھ ہی نہیں بلکہ برصغیر کے ان علمائے کبار میں سے ہوتا ہے جن کی علمی و تحقیقی کارناموں کا غلغلہ عالم اسلام میں ہے، مخدوم صاحب نے اپنی ذہانت و فطانت و مجتہدانہ صلاحیت سے مختلف علوم وفنون میں علمی تحقیق و وقیع نگارشات کے ذریعے اپنی عبقریت تسلیم کروائی ہے۔ متنوع موضوعات پر بہت سی کتب و رسائل کے ساتھ ساتھ مخدوم صاحب نے افضل ترین کتاب قرآن کریم کے متعلق علوم میں بھی اپنے علمی جوہر دکھائے اور علوم قرآن پر بہت سی کتب و رسائل تحریر کیے۔ قطع نظر علوم قرآن کے متعلق ان کی کتب کے اگر مخدوم صاحب کی باقی تصانیف سے قرآنی ابحاث جمع کرلی جائیں تو بھی ایک ضخیم مجموعہ تفسیر جمع ہو سکتا ہے۔ اس حقیقت کا کسی بھی معمولی فہم رکھنے والے کو انکار نہیں کہ تفسیر لکھنا ہر عالم کے بس کی بات نے نہیں، تفسیر کے لیے بہت سے علوم وفنون میں مہارت از حد ضروری ہے۔ خاتم المحققین، علامہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر لکھنے کے حوالے سے "الاتقان فی علوم القرآن" میں تحریر کرتے ہیں: تفسیر قرآن لکھنے کے لیے لازم ہے کہ مفسر 15 فنون میں مہارت رکھتا ہو۔[8] شیخ الاسلام مخدوم ہاشم ٹھٹوی نہ صرف ان 15 علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے بلکہ ان کی متنوع تصانیف شاہد ہیں کہ مخدوم صاحب بہت سے علوم وفنون میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ علوم قرآن پر مخدوم صاحب کی تالیفات کتنی ہیں اس کا حتمی پتہ تو نہ چلا سکا، مگر "اتحاف الاکابر" میں علوم قرآن کے حوالے سے مخدوم صاحب نے اپنی 14 کتب ورسائل کا تذکرہ کیا ہے۔[9] "جنۃ النعیم فی فضائل القرآن الکریم" کے مقدمے میں ڈاکٹر ادریس سومرو نے مخدوم صاحب کے علوم قرآن کے متعلق 20 کتب ورسائل کا تذکرہ کیا ہے، جب کہ مولانا غلام مصطفی قاسمی نے "تفسیر ہاشمی" کے مقدمے میں اور ڈاکٹر عبدالقیوم نے "اللؤلؤ المکنون فی تحقیق مد السکون" کے شروع میں مخدوم صاحب کی 15 کتب ورسائل کی فہرست نقل کی ہے۔ ان کتب ورسائل میں سے چھ رسائل زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کی علوم قرآن سے متعلق کتب ورسائل کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

تفسیر ہاشمی (سندھی میں منظوم عم پارے کی تفسیر)

مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے عام فہم و سہل انداز سے منظوم سندھی زباں کی سب سے پہلی تفسیر "تفسیر ہاشمی" کے نام سے 17 شعبان 1162ھ میں لکھنا شروع کی، صرف عم پارے کی تفسیر تقریباً 554 صفحات پر مطبع کریمی بمبئی سے سن 1330ھ میں زیور طباعت سے آراستہ ہوئی، اور اسی بمبئی والی طباعت کو سندھ ادبی بورڈ حیدرآباد نے 1987ء میں مولانا غلام مصطفی قاسمی کے مقدمہ کے ساتھ شائع کیا، یہ تفسیر نہایت وقیع اور قیمتی علمی معلومات کا مرقع ہے۔ "تفسیر ہاشمی" لکھنے کا سبب بیان کرتے ہوئے مخدوم صاحب رقم طراز ہیں: "اے مومنو! غور سے سنو کہ اللہ تعالی نے صحیح و سچی خبریں بیان کرنے والی کتاب قرآن مجید اپنے پیغمبر پر حق کے ساتھ نازل فرمائی، اس عظیم کتاب پر جن لوگوں نے عمل کیا ان کے ایمان پختہ ہیں، نیز آخری پارے کی طرف لوگوں کی توجہ بہت زیادہ ہوتی ہے کہ ہر خاص و عام شخص نماز میں اسے شوق سے پڑھتا ہے، اور یہ بھی کہ آخری پارے کی

سورتیں و آیات مختصر ہیں، ہاں مگر معانی قدرے مشکل ہیں اس وجہ سے میں نے سندھی میں اس کا ترجمہ و تفسیر کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ عوام کو قرآن کریم سمجھنے میں آسانی ہو۔"[10]

تفسیر ہاشمی کی خصوصیات

عوام کے لیے عام فہم اور مختصر تفسیر لکھنے کے قصد سے مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے ایک پارے کی تفسیر کے لیے جن مشہور و معتبر تفاسیر سے مدد لی، ان میں تفسیر ابن عباس، تفسیر کبیر، تفسیر معالم التنزیل، تفسیر بحر المعانی، تفسیر مدارک، تفسیر بحر العلوم، تفسیر بحر مواج، تفسیر ثعلبی، تفسیر بیضاوی، تفسیر حسینی، تفسیر ہاشمی (عربی)، حاشیہ بیضاوی للعبد الحکیم، حاشیۃ تفتازانی، وغیرہ شامل ہیں، جب کہ احادیث و دوسری کتب میں صحاح ستہ، موطا امام مالک، صحیح ابن حبان، مستدرک امام حاکم، مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دار قطنی، سنن بیہقی، شعب الایمان بیہقی، مسند ابی یعلی، معجم طبرانی، سنن دارمی، مسند بزار، مسند عبد حمید، الفردوس للدیلمی، مشکواۃ المصابیح، جامع صغیر، حلیۃ الاولیا، کتاب العظمۃ، شرح مشکواۃ للقاری، شرح صدور، مواہب اللدنیہ، شرح مواہب الرحمن، فضائل ابی عبیدہ، المختار لضیاء مقدسی، اسرار سورۃ الفاتحہ، امالی للجرجانی، غنیۃ الطالبین، عمدۃ المرید، منیۃ المصلی، شارح اکبر شرح منیۃ، ترغیب الصلواۃ وغیرہ 50 سے زائد کتب کے حوالہ جات مذکور ہیں۔

تفسیر ہاشمی کا اسلوب

مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے اس تفسیر میں مشکل فقہی مسائل اور ادق تفسیری ابحاث سے گریز کیا گیا ہے اور یہ تفسیر منظوم و آساں سندھی زباں میں عوام کے لیے تحریر کی، اس وجہ سے اس میں پند و نصائح کے علمی موتی بکھیرتے ہوئے قرآن کریم پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے نظر آتے ہیں، جیسا کہ "سورہ ماعون" کی تفسیر کرتے ہوئے روزہ، حج، زکواۃ اور خصوصاً نماز کی فضلیت و اہمیت بیان کی ہے۔ نماز کی فضیلت میں 121 احادیث ذکر کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں: "اس باب میں احادیث کثیر ہیں، مگر مجھے اختصار مقصود ہے اس وجہ کچھ احادیث نقل کی ہیں۔"[11] تارک الصلواۃ کی مذمت میں کثیر احادیث نقل کی اور ائمہ اربعہ کا تارک نماز پر موقف بیان کرنے کے بعد آخر میں امام اعظم کے موقف کو قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔[12] صرف ایک پارے کی تفسیر میں 200 سے زائد صحیح احادیث نقل کی ہیں۔ آخری پارے میں موجود قصص کو سہل انداز سے ذکر کرتے ہوئے قصہ حضرت موسی و فرعون، قصہ عاد و ثمود، قصہ اصحاب الاخدود، قصہ شداد، اصحاب فیل کا واقعہ اور غزوہ بدر وغیرہ کو بیان کیا ہے اور کہیں موضوع کی مناسبت سے اولیائے کرام کی حکایات کو بھی نقل کیا ہے۔ تفسیر کرتے ہوئے اسرائیلیات و موضوع روایات بالکل بھی نقل نہیں کرتے۔ اگر عوام میں کوئی حدیث مشہور ہو اور اس اصل ثابت نہیں ہے تو اس کی تردید کر دیتے ہیں: الصلوٰۃ شجرۃ ثمرہا ثلثۃ... الخ یعنی نماز درخت ہے اور اس کے تین ثمر ہیں، اس بارے میں رقم طراز ہیں: یہ روایت عوام میں مشہور ہے یہ الفاظ و معنی مجھے صحاح ستہ اور باقی کتب احادیث میں نہیں، نہ ہی اس حوالے سے کوئی ضعیف حدیث ملی، یہ الفاظ معتبر و معتمد کتب فقہ میں بھی مذکور نہیں۔[13] اسی طرح "منیۃ المصلی" میں ان الفاظ کو حدیث لکھا ہے: "جس نے نماز قائم اس نے دین کو مضبوط کیا اور جس نے نماز چھوڑی گویا اس نے دین کو تباہ کیا۔" مخدوم صاحب نے اس بات پر تنبیہ کرتے ہوئے لکھا کہ ان سے تسامح ہوا ہے مجھے یہ الفاظ کتب احادیث میں نہیں ملے۔[14] مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے "تفسیر ہاشمی" لکھتے ہوئے ان اصول تفسیر کو پیش نظر رکھا جو ائمہ تفاسیر نے تفسیر کرنے کے لیے متعین کیے ہیں، سب سے پہلے قرآن کریم کی تشریح و توضیح قرآن کریم سے کرتے ہیں اور پھر احادیث نبوی سے قرآن کی تفہیم کرتے ہیں، اور بعض اوقات صحابہ کرام و تابعین عظام کے اقوال

سے آیات کی توضیح و تفہیم کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ دیگر تفسیر کے اصول و قواعد کی رعایت کرتے نظر آتے ہیں، چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر القرآن بالقرآن

مخدوم صاحب کی تفسیر کا منہج یہ ہے کہ کافی مقامات پر قرآن کی توضیح و تشریح قرآن کریم کی دوسری آیات سے کرتے ہیں۔ **{وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ}**[15] جب پہاڑ ختم کر دئے جائیں گے۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں یا تو پہاڑ مثل بادل کے چلیں گے جیسا کہ قرآن میں ہے: **{تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ}**[16] یا پھر قیامت کے دن مثل غبار بن جائیں گے، اس بارے میں قرآن کریم میں ہے **{فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا}**[17] یعنی پہاڑ غبار بن کر بکھر جائیں گے۔[18]

تفسیر القرآن بالسنۃ

رسول اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں قرآن کریم کی تفسیر و تشریح کی، مثلاً **{فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ}**[19] کی تفسیر کرتے ہوئے مخدوم صاحب لکھتے ہیں: جماعت کے ساتھ فرض نماز پڑھ کر فارغ ہوں تو دعا مانگیں کہ یہ اجابت کی قریب تر ہے، جیسا کہ ترمذی و نسائی میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ رسول محتشم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کریم کے ہاں کون سی دعا سب سے مقبول ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدھی رات کے بعد اور فرض نمازوں کے بعد۔ اور اسی طرح مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے نبی کریم ﷺ فرض نماز کے بعد تین بار دعا مانگتے تھے۔[20] باجماعت نماز کے بعد دعا کے بارے میں آپ کا ایک بہترین رسالہ "التحفۃ المرغوبہ فی افضیلۃ الدعا بعد المکتوبۃ" بھی ہے، جو مشہور عرب عالم عبد الفتاح ابو غدہ کی تحقیق سے شائع ہو چکا ہے۔

تفسیر القرآن باقوال الصحابہ

رسول اکرم ﷺ سے فیضیاب ہونے والی عظیم جماعت سے قرآن کریم کی تشریح بھی اصول تفسیر کے لحاظ سے معتمد ماخذ ہے، مخدوم صاحب اس اصول کی رعایت کرتے نظر آتے ہیں۔ **{وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ}**[21] کی تفسیر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے کی کہ محبوب کریم ﷺ کی فضیلت اس قدر عظیم ٹھہری کہ حضور ﷺ کی خاک پاک کی قسم یاد فرمائی کہ مجھے قسم ہے اس شہر کی جس میں آپ جلوہ فرما ہیں۔[22]

شان نزول، فضائل سورۃ و دیگر فوائد

"تفسیر ہاشمی" میں سورتوں کے شروع میں مختصراً شان نزول بیان کرتے ہیں۔ سورہ تکاثر کا شان نزول بیان کرتے ہیں: سورہ تکاثر کفار قریش کے دو قبیلوں بنو عبد مناف اور بنو سہم کے بارے میں نازل ہوئی، انھوں نے آپس میں سرداروں، خاندانوں اور تعداد کے لحاظ سے فخر و مباہات کیا اور یہ زندوں کے بعد جنگ میں مرنے والوں کی تعداد اور قبروں کی تعداد تک میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے فخر کرنے لگے، اسی طرح کثرت مال پر بھی فخر کیا تو ان کے فضول باہمی فخر کی مذمت کے لیے یہ سورۃ نازل ہوئی، اور اس کے بعد یہ بھی صراحت کر دی کہ سورہ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی، اور اس سورۃ کی فضیلت بھی بیان کر دی کہ سورہ تکاثر پڑھنے پر ہزار آیات پڑھنے کا اجر ملتا ہے، شعب الایمان سے حدیث بھی نقل کر دی۔[23] سورہ فاتحہ کے شان نزول کے بعد لکھتے ہیں: "مفسرین نے سورہ فاتحہ کے 36 نام جمع کیے ہیں جو کہ میں نے عربی تفسیر میں بیان کیے ہیں۔[24] سورہ قدر کا شان نزول بیان کرنے کے بعد شب قدر کے حوالے سے مفسرین کے 46 اقوال نقل کیے، شب قدر کی 8 علامات ذکر کیں، اور اس رات

میں کرنے والے اعمال کا ذکر کرتے ہیں اور آخر میں اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی دعائے شب قدر بھی نقل کرتے ہیں۔[25] نیز سورۃ کی فضیلت میں بھی اگر صحیح حدیث وارد ہو تو ذکر کر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر کسی آیت کا حدیث میں بیان ہوا تو اس کو بھی بیان کر دیتے ہیں، سورۃ کے فوائد بھی ذکر کر دیتے ہیں جیسا کہ سورہ قریش اور آیۃ الکرسی کے حوالے سے لکھا کہ دشمن و ظالم کے خوف سے امان کا سبب ہیں۔[26] اسی طرح لکھا کہ معوذتین پڑھنے والا شر سے محفوظ رہتا ہے۔[27] "تفسیر ہاشمی" کے آخر میں مخدوم صاحب نے فضائل قرآن کریم کے حوالے سے 20 صحیح احادیث نقل کی ہیں۔ بعض اوقات طبی فوائد بھی بیان کر دیتے ہیں۔ سورۃ التین کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "انجیر کی قسم رب کریم نے یاد فرمائی کیونکہ جنت میں اس کی مثل میوے ہوں گے اور پھر انجیر کی خاصیات بیان کرتے ہیں کہ یہ زود ہضم، طبعیت کو ہشاش بشاش رکھتا ہے، بواسیر کے لیے مفید، دافع بلغم ہے، منہ کو خوشبو دار اور بال بڑھاتا اور مثانے کی پتھری کے لیے مفید ہے اس کے مزید کثیر فوائد ہیں جو کہ بخوف طوالت ذکر نہیں کر رہا۔"[28]

مشکل الفاظ کی توضیح و تفہیم

تفسیر کرتے ہوے مخدوم ہاشم ٹھٹوی قرآن کریم کے لفظوں کی معنی عام عوام کی استعداد کے پیش نظر حتی المقدور آسان اور سہل کرتے ہیں۔ {وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ}[29] کی تفسیر میں "تفسیر مدارک" کے حوالے سے هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ کا فرق بیان کرتے ہیں کہ اگر پیٹھ پیچھے غیبت کرے تو اس کو ہمزہ کہا جاتا ہے، جو سامنے عیب بیان کرے اس کو لمزہ کہتے ہیں۔[30] بعض اوقات کتب تفسیر میں وارد تمام معانی کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں، سورۃ الفجر کی تفسیر میں لفظ شفع اور وتر کے حوالے سے لکھا کہ مفسرین نے 42 معانی لکھے ہیں یعنی شفع کے 21 اور وتر کے 21 معانی بیان ہوئے ہیں۔[31] سورہ کوثر کی تفسیر میں لفظ کوثر کی معانی کے حوالے سے لکھا کہ مفسرین نے 24 اقوال نقل کیے ہیں مگر اختصار کے پیش نظر صرف 3 نقل کیے۔[32] سورہ فاتحہ کی تفسیر میں صراط مستقیم سے کیا مراد ہے، لکھا کہ مفسرین نے صراط مستقیم کی 18 تفاسیر بیان کی ہیں۔[33]

متفرق موضوعات و علمی نکات

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ}[34] کی تفسیر کرتے ہوئے قرآن کریم سے رسول اکرم کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے عمدہ نکتے مستنبط کئے ہیں، قران کریم کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے 9 مقام رسول بیان کیے، جن میں مقام اطاعت، مقام محبت، مقام اجابت، مقام عزت، مقام ولایت وغیرہ۔[35] {الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ}[36] کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے شان اور اہل سنت کا عقیدہ بیان کیا کہ بعد انبیا و مرسلین سب سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔[37] "بحر المعانی" سے نقل کرتے ہیں کہ حوض کوثر کے چاروں کونوں پر چاروں خلفائے راشدین متمکن ہوں گے۔[38] جنتی لوگ جنت کے سات طبقات میں سے رب کی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے، جن میں جنت نعیم، جنت الماوی، دار الخلد، دار القرار، دار السلام، جنت عدن اور جنت الفردوس کے مکیں بنیں گے مگر ہر ایک رب کی حمد و ثنا میں مصروف ہو کر رب کا شکر ادا کر رہے ہوں گے۔[39] "تفسیر ہاشمی" سندھ میں عوام و خواص میں مقبول و معروف تھی مشہور مستشرق رچرڈ برٹن کے بقول یہ تفسیر سندھ میں بچوں کو مکتب میں پڑھائی جاتی ہے، یہ تفسیر نہایت سہل و آساں ہے اور قرآن کریم کی معانی سمجھنے لیے مفید ہے، بہترین تفسیر کی جملہ خصائص و محاسن بدرجہ اتم اس تفسیر میں موجود ہیں۔[40]

۲۔ التفسیر الہاشمی

یہ تفسیر جو کہ عربی میں لکھی تھی زمانے کے دست و برد سے محفوظ نہ رہ سکی، اس تفسیر کا تذکرہ خود مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے اپنی اسناد کی کتاب " اتحاف الاکابر" میں کیا اور اس کے حاشیہ کا بھی تذکرہ بھی کیا۔[41] اس تفسیر کے بارے میں سندھی "تفسیر ہاشمی" میں لکھتے ہیں: سورہ فاتحہ کے مفسرین کرام نے 36 نام جمع کیے ہیں جو کہ میں نے عربی تفسیر میں بیان کیے ہیں اگر کوئی مزید تحقیق چاہتا ہے تو عربی "التفسیر الہاشمی" سے رجوع کرے۔[42] نیز ڈاکٹر غلام مصطفی قاسمی نے تفسیر ہاشمی عربی اور اس کے حاشیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔[43]

تفسیر سورۃ الملک والنون

مخدوم ہاشم ٹھٹوی کی بہت سی کتب کی طرح ان دونوں سورتوں کی تفسیر بھی مفقود ہے، ان کا تذکرہ مخدوم صاحب نے اپنی کتاب "اتحاف الاکابر" میں کیا ہے۔[44] دوسری کتب کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ یہ تفسیر بھی مخدوم صاحب کی علمی لیاقت کا شاہکار ہو گی۔

تفسیر سورۃ الکہف

تفسیر سورۃ الکہف کا تذکرہ مولانا ادریس سومرو نے "جنۃ النعیم فی فضائل القرآن الکریم" کے مقدمے میں اور مولانا غلام مصطفی قاسمی نے "تفسیر ہاشمی" مقدمے میں کیا ہے، یہ کتاب بھی مفقود ہے۔[45]

جنۃ النعیم فی فضائل القرآن الکریم

کتاب کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کتاب میں قرآن کریم کی سورتوں اور آیات کے فضائل کے ساتھ انمول علمی نکات کو جمع کیا ہو گا، یہ عربی میں تحریر کردہ ضخیم کتاب کثیر صحیح احادیث و علمی فوائد کا منبع ہے، مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے اس کتاب کی ابتدا میں لکھا: میں نے فضائل قرآن کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی احادیث اور آثار صحابہ و تابعین جمع کیے ہیں، احادیث کی اسناد کو اختصار کے پیش نظر بیان نہیں کیا، ہاں اس کتاب کو عمدہ ترتیب دے کر میں نے صحابی یا تابعی کا نام ذکر کیا ہے اور احادیث کی تخریج بھی کر دی ہے کہ کس محدث نے نقل کیا ہے۔ یہ کتاب صفر 1134ھ میں لکھنا شروع کی، اور اس کا نام "جنۃ النعیم فی فضائل القرآن الکریم" رکھا، یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو فصلوں پر مشتمل ہے۔[46] اس کتاب کے حوالے سے مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے مقدمے میں کچھ فوائد بیان کیے گئے ہیں، ان کی تلخیص پیش خدمت ہے: پہلی فصل میں دو اقسام کی احادیث نقل کی ہیں، ایک وہ احادیث جو کہ خاتم المحدثین حافظ جلال الدین سیوطی نے "الدر المنثور" میں نقل کی ہیں اور وہ کثیر احادیث ہیں، اور اس فصل میں اگرچہ تمام صحیح احادیث نہیں، ان میں بعض ضعیف، مرسل، منقطع اور کچھ معضل ہیں، اور یہ اس لیے نقل کیں کہ اہل علم کا اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں یہ احادیث حجت ہیں، اس بارے میں "فتاوی حدیثیہ" میں ابن حجر ہیتمی نے تحقیق کی ہے، نیز اس فصل میں موضوع احادیث و آثار کو نقل نہیں کیا، باقی جس سورۃ کے بارے میں مجھے کچھ ثابت شدہ روایات نہیں ملیں، میں نے اس کو ذکر نہیں کیا اور نوٹ بعض اہل علم نے فضائل قرآن میں بہت رطب و یابس نقل کیا ہے۔[47] دوسری وہ احادیث جو کہ میں نے صحاح ستہ، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن عوانہ، مستدرک حاکم، اذکار نووی، اذکار سیوطی یا الاتقان والمختارہ للمقدسی، علامہ شہاب الدین المقدسی کی کتاب المصباح فی الجمع بین الاذکار والسلاح یا حافظ محی السنۃ بغوی، یا حصن حصین وغیرہ سے نقل کیں ہیں، یہ اہل علم حضرات موضوع احادیث نقل نہیں کرتے، اگر کسی حدیث میں کلام ہوتا ہے تو اس کا حکم بیان کر دیتے ہیں۔ دوسری فصل میں فضائل قرآن کے حوالے سے جن احادیث کو علامہ ثعلبی، واحدی، زمخشری اور بیضاوی نے

نقل کیا ہے اس کو بیان کر کے ان احادیث کی صحت، ضعف اور موضوع ہونے کی تحقیق بھی کر دی ہے۔ نیز میں نے اس میں پورے قرآن کریم کے فضائل بیان نہیں کئے بلکہ سورتوں یا آیتوں کی فضائل میں احادیث وروایات نقل کیں ہیں، احادیث کی اسناد اس لیے مذکور نہیں تاکہ طوالت سے بچا جاسکے، اور مشکل وادق الفاظ کی معانی و تشریح کی تاکہ قارئین کو استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔[48] مخدوم صاحب نے یہ کتاب صفر 1134ھ میں لکھنا شروع کی اور ربیع الاخر 1134ھ میں مکمل کرلی، اور اس مختصر کتاب میں مخدوم صاحب نے ایک ہزار سے زائد احادیث جمع کرنے کے ساتھ اصول حدیث کی نادر تحقیقات و منفرد فوائد کو بھی بیان کیے ہیں۔ اس کتاب کی تحقیق پر 2006ء میں پنجاب یونیورسٹی نے علی اکبر الازہری کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی، اس کتاب کا سندھی ترجمہ مولانا سلیم اللہ سومرو نے کیا جو کہ 2011ء میں سندھی ادبی بورڈ سے شائع ہو چکا ہے۔

کفایۃ القاری فی متشبہات القرآن

علوم قرآنی میں ایک علم متشبہات کا بھی ہے، محکم و متشابہ ایک دوسرے کے ضد ہیں، قرآن کریم میں اکثر آیات محکم ہیں بعض متشابہ بھی ہیں، اور متشابہ سے مراد جن کے معنی صاف و واضح نہ ہوں بلکہ مختلف تاویلات کا احتمال ہو، یعنی وہ کسی پختہ معنی پر دلالت نہ کریں، اس علم پر بہت کم تحریرات ملتی ہیں۔ متشبہات قرآنی کی دو اقسام ہیں ایک متشابہ معنوی اور دوسری متشابہ لفظی۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے اس علم پر ایک بسیط و منظوم عربی میں کتاب تحریر کی جو کہ ایک ہزار کے قریب ابیات پر مشتمل ہے، اور یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے ابواب میں منقسم ہے، نیز شروع میں مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔ مخدوم صاحب نے اس کتاب میں علم قراءت کے عالم امام علم الدین سخاوی (متوفی 643ھ) کی تصنیف "ہدایۃ المرتاب وغایۃ الحفاظ والطلاب" کی پیروی کی ہے۔ جامعہ اُم القریٰ، مکۃ المکرمہ کے استاد ڈاکٹر عبد القیوم سندھی نے اس کتاب کو اپنی تحقیق کے ساتھ مکۃ المکرمہ و بیروت سے شائع کروایا ہے۔

تحفۃ القاری بجمع المقاری

مخدوم صاحب نے اس رسالے میں قرآن کریم کو قراءت کے لحاظ سے تقسیم کیا ہے، اس رسالے کو لکھنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: " قرآن کریم کے رکوع مشائخ بخارا نے مقرر کیے، ان میں بعض رکوع چھوٹے اور بعض بڑے ہیں اس وجہ سے نماز و تراویح میں قاری صاحبان مقرر کردہ رکوع کے لحاظ سے قرآن پڑھتے ہیں تو کوئی رکعت بڑی ہوتی تو کوئی چھوٹی، اس وجہ سے نماز میں مستحب کا ترک ہوتا ہے اور کراہت بھی واقع ہوتی ہے، میں نے اس رسالے میں قرآن کریم کے تیس پاروں کو اس طرح تقسیم کیا ہے کہ قراءت کے اعتبار سے رکعتیں برابر ہو جائیں اور نماز میں بھی کراہت سے بچا جاسکے اور ترک مستحب بھی نہ ہو۔ مفتی محمد جان نعیمی کی تحقیق کے ساتھ یہ رسالہ 2000ء میں مکتبہ نعیمیہ کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

اللؤلؤ المکنون فی تحقیق مد السکون

یہ مختصر رسالہ مخدوم صاحب نے 21 رمضان 1148ھ میں لکھنا شروع کیا، اس رسالے میں مد سکون کے اصول و قواعد بیان کیے ہیں، یہ رسالہ دو فصلوں پر مشتمل ہے پہلی فصل حروف مدہ اور تین تنبیہات پر مشتمل ہے، جبکہ دوسری فصل حروف لین کے بارے میں ہے اور مزید ایک تکمیل اور فائدہ ذکر کر کے اس مختصر رسالے کا اختتام کرتے ہیں۔ یہ رسالہ جامعہ اُم القریٰ کے استاد ڈاکٹر عبد القیوم سندھی نے تحقیق کر کے زیور طباعت سے آراستہ کیا۔

الشفاء فی مسئلۃ الراء

علم تجوید و قراءت کے متعلق یہ رسالہ جس میں مخدوم صاحب نے "ر" کے بارے میں تحقیق کی ہے پہلی فصل میں "ر" مکسورہ، مفتوحہ و مضمومہ کے بارے میں بحث کی ہے جبکہ دوسری فصل میں "ر" ساکن کے بارے میں تحقیق ہے کہ کب پُر پڑھنا ہے کب باریک اور قرآنی کریم کے الفاظ سے مثالیں دے کر "ر" کے تفخیم و ترقیق کے قواعد کو عمدگی سے بیان کیا ہے۔ یہ رسالہ بھی جامعہ ام القریٰ کے علم قراءت کے استاد ڈاکٹر عبد القیوم سندھی نے تحقیق کر کے کراچی سے 1999ء میں شائع کروایا تھا۔

ارفع الخفاء عن مسئلۃ الراء

یہ رسالہ بھی علم تجوید و قراءت کے متعلق ہے، اور نام سے ظاہر ہوتا ہے یہ رسالہ بھی "ر" کی تحقیق کے متعلق ہے۔ مولانا غلام مصطفی قاسمی نے "تفسیر ہاشمی" کے مقدمے میں اس رسالے کا مخطوطہ اپنے پاس محفوظ ہونے کا لکھا ہے۔[49]

حاشیۃ مقدمہ جزری

علم قراءت کے متعلق امام ابو الخیر شمس الدین محمد بن محمد جزری شافعی (متوفی 833ھ) کے مشہور رسالے "مقدمۃ الجزری" کی شرح ہے، اس رسالے میں مخارج حروف اور حروف کی ادائیگی کے حوالے سے مخدوم صاحب نے عمدہ معلومات جمع کی ہیں، مخارج کی ادائیگی کو واضح کرنے کے لیے منہ اور دانتوں کا نقشہ بھی دیا ہے تاکہ حروف کی ادائیگی اور مخارج حروف کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے، یہ رسالہ معروف لائبریری مٹیاری میں مخطوطے کی شکل میں محفوظ ہے۔[50]

حاشیۃ شاطبیہ

مشہور درسی کتاب شاطبیہ (المعروف حرز الامانی ووجہ التہانی) جو کہ قاسم بن فیرہ بن خلف شاطبی (متوفی 590ھ) کی تحریر کردہ ہے، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے عربی میں 200 صفحات کے قریب اس کی مفصل شرح کی ہے، اس شرح کو لکھنے کے لیے مخدوم صاحب نے شاطبیہ کی 13 عربی فارسی شروحات سمیت کثیر کتب سے استفادہ کیا، اس شرح کا قلمی نسخہ مدرسہ باب الاسلام، ٹھٹہ میں موجود ہے۔[51]

کشف الرمز عن وجوہ الوقوف علی الہمز

علم قراءت کے متعلق یہ رسالہ ہمزہ کی ادائیگی اور اس کے اصول کے حوالے سے ہے، علم قراءت کے امام حمزہ کوفی کے ہمزہ کے بارے میں مذہب کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے، اس عربی رسالے کا مخطوطہ مفتی محمد جان نعیمی کے پاس مدرسہ مجددیہ نعمیہ میں محفوظ ہے۔[52]

خلاصۃ البیان فی عد آی القرآن

اس رسالے کا تذکرہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے "اتحاف الاکابر" میں کیا ہے اور اس رسالے میں قرآن مجید میں کتنے رکوع ہیں ان کی تعداد کے حوالے سے نادر تحقیق جمع کی ہیں۔[53]

رسالۃ فی تعداد وجوہ القراءت الجاریۃ فی قولہ تعالی حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا...[54]

اس رسالے کے حوالے سے معلومات بھی "اتحاف الاکابر" میں موجود ہے، یہ رسالہ بھی وجوہ قراءت کے متعلق ہے جس میں ضرب و حساب کے لحاظ سے اس آیت کی قراءت کی ۱۸ وجوہ بیان کی ہیں۔[55]

۱۶۔ رسالۃ فی جمیع وجوہ القراءت الجاریۃ فی قولہ تعالی: وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ...[56]

اس رسالے میں مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے تحریر کیا کہ میں نے ضرب و حساب کے لحاظ سے میں نے اس آیت کی قراءت کی وجوہ 95 بیان کی ہیں، اور مزید تقسیم بھی کی ہے، اس رسالے کا تذکرہ بھی "اتحاف الاکابر" میں تذکرہ کیا ہے۔[57]

۱۷۔ رسالۃ فی جمیع وجوہ القراءت الجاریۃ فی قولہ تعالی: وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ...[58]

یہ رسالہ بھی وجوہ قراءت کے متعلق ہے، اور ڈاکٹر عبد القیوم سندھی نے "اللولو المکنون فی تحقیق مد السکون" کے مقدمے میں ذکر کیا ہے۔

۱۸۔ رسالۃ فی تعد وجوہ القراءت الجاریۃ فی لفظۃ "ءآلئن" بصیغۃ الاستفہام

اس رسالے میں مخدوم صاحب کے بقول میں لفظ **"ءآلئن"** کی قراءت کی وجوہ 62 تحریر کی ہیں، اس رسالے کا تذکرہ "اتحاف الاکابر" میں ہے۔[59]

۱۹۔ کحل العین بما یقع من وجوہ القراءۃ بین السورتین

اس رسالے کا بارے میں کوئی خاص معلومات میسر نہ ہو سکی، اس کو مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے "اتحاف الاکابر" میں بیان کیا ہے۔[60]

خلاصہ کلام

شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی جہاں ایک عظیم فقیہ، محدث اور مصنف تھے وہاں علوم قرآن پر بھی آپ کی گراں قدر تالیفات کے مضامین کو دیکھ کر یہ یقیں کامل ہو جاتا ہے آپ علوم قرآن پر بھی خوب دسترس رکھتے تھے، اس مضمون میں آپ کی صرف قرآنیات سے متعلق درجن سے اوپر تصانیف کا تعارف کرایا گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی بلند پایہ تحقیقات و علمی نگارشات سے عالم اسلام کو روشناس کرایا جائے، بلکہ علم و تحقیق کے دائرہ وسیع کرتے ہوئے ان کی مفقودہ تالیفات کو دستیاب کرانے کے لیے دنیا بھر کے مخطوطات کے مراکز سے رابطہ کیا جائے، تاکہ ان کی دلائل و براہین سے مرصع کتب سے استفادہ ممکن ہو سکے، نیز جو کتب و رسائل اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکے، اور اہل علم کی توجہ کے طلب گار ہیں، ان کی باوقار انداز سے اشاعت کو یقینی بنایا جائے۔

References

[1] Jalāl-ud-Dīn, Abdūr Rahmān bin Abī Bakkar sūyutī, *Al itqān fī Uloom ul Quran*, (Cairo: Al hayat al Misrīyah), 4: 230

[2] Mawlānā Ahmed Razā Khān Berelvī, *Inbā al hayī ānn kālamhu al mason tībyān lī kūli shīy*, (Maktabat al Alaha rat: Lahore), 58

[3] Professor Manghā Rām, *Sindhi Nasar ji Tārīkh*, (Jamshoro: Sindhī Adabī Board), 7

[4] Mawlānā Dīn Muhammad Waffaī, *Tazkīrāh-e-Mashīr-e-Sindh*, (Jamshoro: Sindhī Adabī Board), 2:454

[5] Dr, Abdūr Rasool Qādrī, *Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī Sawānh-e-Hayyāt& Ilimī Khidmāt*, (Jamshoro: Sindhī Adabī Board), 410

[6] Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī, *Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr*, (Makkah: Maktābah Haram-e-Makki), 140

[7] Qādrī, *Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī Sawānh-e-Hayyāt& Ilimī Khidmāt*, 410

[8] Sūyutī, Al itqān fī Uloom ul Quran, 4: 213

[9]Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī, *Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr* ,140
[10]Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* (Jamshoro: Sindhī Adabī Board), 3
[11] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 381
[12]Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 379
[13] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,*,392
[14] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 378
[15] Al Takwīr 81:3
[16] Al Namal 27:88
[17] Al Wāqīya 56:6
[18] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 56
[19] Inshirāh 94:7
[20] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 245
[21] Al Balad 90: 2
[22] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 193
[23] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 338
[24] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 457
[25] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 273
[26] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 358
[27] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 456
[28] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 247
[29] Humāzah 104: 1
[30]Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 340
[31] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 152
[32] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 400
[33] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 474
[34] Inshirāh 94:4
[35]Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 243
[36] Al Lail 92:18
[37]Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 228
[38]Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 339
[39]Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 280
[40] Richard Burton, Sindh and races that inhabit the valley of Sindh (Translated), (Jamshoro: Sindhī Adabī Board), 80
[41]Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr, 140
[42]Hāshim Thattvī, Tafsīr-i-Hāshmī,457
[43] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 11
[44]Hāshim Thattvī,Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr,140
[45] Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* 11
[46] Hāshim Thattvī, *Jannat-un-Naeem fi fadīl al Quran,* (Karachi: Dar ul Uloom Naeemiya), 1
[47]Hāshim Thattvī, *Jannat-un-Naeem fi fadīl al Quran,* 2
[48]Hāshim Thattvī, *Jannat-un-Naeem fi fadīl al Quran,* 2, 3
[49]Hāshim Thattvī, *Tafsīr-i-Hāshmī,* Preface, 11

[50] Qādrī, *Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī Sawānh-e-Hayyāt& Ilimī Khidmāt,*362
[51] Qādrī, *Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī Sawānh-e-Hayyāt& Ilimī Khidmāt,* 360
[52] Qādrī, *Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī Sawānh-e-Hayyāt& Ilimī Khidmāt,* 363
[53] Hāshim Thattvī, *Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr,*141
[54] Yousuf 12: 11
[55]Hāshim Thattvī, *Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr,* 140
[56] Al Baqarah 2: 83
[57]Hāshim Thattvī, *Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr,* 140.
[58] Āl Imrān 3:75 .
[59]Hāshim Thattvī, *Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr,* 140
[60]Hāshim Thattvī, *Ittehāf al Akābīr-bi- Muravīyyāt Sheikh Abdūl Qādīr,*141.